بلال حبشیؓ

مُشک و عنبر کی آبرو کیا ہے ؟ — آبِ حیواں کی جُستجو کیا ہے ؟
کیوں حرم کو غلاف پہناؤں ؟ — سنگِ اسود کی کیوں قسم کھاؤں ؟
دل بلاؤں سے پائمال ہو کیوں ؟ — آرزوئے شبِ وصال ہو کیوں ؟
دل میں لیلیٰ سما نہیں سکتی ، — مجھ کو مجنوں بنا نہیں سکتی !
خالِ مُشکیں پہ کیوں مٹا جاؤں ؟ — دامِ گیسو میں کس لیے آؤں ؟
تیغِ ابرو کا مجھ پہ وار ہو کیوں ؟ — میری قسمت سیاہ کار ہو کیوں ؟

ذکرِ پاک بلالؓ کیوں نہ کروں !
راہِ الفت میں کیوں قدم نہ دھروں

بارشیں مجھ پہ ہیں نگاہوں کی — جاگ اٹھیں قسمتیں گناہوں کی
کیوں نہ آنکھوں میں نور آجائے — کیوں نہ دل میں سرور آجائے
کشورِ حُسن و عشق کی حد ہوں — عاشقِ عاشقِ محمدؐ ہوں
وہ بہارِ حدیقۂ نبویؐ — وہ فروغِ چراغِ مصطفویؐ
نسخۂ عشق کا وہ پہلا باب — سازِ وحدت پہ لرزشِ مضراب
چاک تھا جس کا بے نیاز رفو — ماسوا سوز جس کا نعرۂ ہُو
خیلِ باطل کے وہ ستم سہنا — جوششِ حق میں "احد احد" کہنا

اوّلیں وہ مؤذنِ نبوی　　صوت جس کی ترانۂ اَبدی
لحن جس کا ہے نغمۂ صد ہوش　　ہر مؤذّن ہے جس کا حلقہ بگوش

آج بھی باوجودِ بُعدِ زمن !!
گونجتی ہے صدائے اَشْہَدُ اَنْ

رازِ توحید کا امین تھا جو　　خاتمِ عشق کا نگیں تھا جو،
جس کو مستِ مئے الَسْت کہیں　　حرفِ رنداں میں مے پرست کہیں
چاشنی خوردۂ زُلالِ وصال　　بندۂ پاکباز، ہاں وہ بلالؓ!
رنگ اگر اس کا تھا سیاہ تو کیا　　تھا وہ اک فردِ ملّتِ بیضا
اس کے دل میں تھا نُورِ ایمانی　　سجدہ افروز اس کی پیشانی
حُجّتِ حق پہ اک گواہ تھا وہ　　زمزمہ سنجِ لاالٰہ تھا وہ،
اس کا نغمہ تھا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ　　اننیا زاتِ لاالٰہ میں گم
گورے کالے کی کچھ تمیز نہیں　　نسل اور رنگ کوئی چیز نہیں
مشرق و مغرب و جنوب و شمال　　چھا گیا سب کے دل پہ ایک خیال
کثرتیں سمٹ کے رہ گئیں وحدت　　مل کے قومیتیں بنے ملت!

کوئی رومی یہاں نہ ہے شامی
صبغۃ اللہ رنگِ اسلامی،

جناب آغا صادق